رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ——— اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۸ | مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۲۰ء | مطابق ۶ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں۔ درس قرآن کریم ہفتہ میں تین بار فرماتے ہیں۔

۱۵۔ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے میاں محمد رمضان کا نکاح مسماۃ بصری سے دوسو روپیہ (۲۰۰) مہر پر پڑھا۔

مکرم مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے ہاں لڑکا متولد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مصلح الدین نام رکھا۔ خدا تعالےٰ والدین کے لئے مبارک کرے۔

نظم

برپا کرینگے حشر کو نصرانیوں میں ہم

(از ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی۔ کوہ مری)

پائینگے جس کو نفس کی قربانیوں میں ہم
وہ چیز ڈھونڈتے ہیں تن آسانیوں میں ہم

آباد ہو جو خانۂ اسلام ہمنشیں
ممکن نہیں کہ پھر رہیں ویرانیوں میں ہم

گم گشتہ تھا جو یوسفِ اسلام کا وجود
شامل تھے اس فراق سے کنعانیوں میں ہم

احمدؑ نبی کے فیض سے فرزانگی ملی
اک عمر تک پڑے رہے نادانیوں میں ہم

پائینگے آبروئے رضائے حبیب کو
گر ہونگے غرق اشک کی طغیانیوں میں ہم

مومن کے واسطے ہے یہ دنیا مثال سجن
یعنی ہیں زلفِ یار کے زندانیوں میں ہم

مر کے پئیں گے جامِ بقا دیدِ یار سے
شکرِ خدائے پاک کہ ہیں فانیوں میں ہم

دشوار اور بعید ہے راہِ دیارِ دوست
اس واسطے ہیں عشق کی جولانیوں میں ہم

حبل المتین رشتۂ عہدِ الست ہو
یارب ہیں اسکی سلسلہ جنبانیوں میں ہم

اہل جہاں ہیں محو زمانے کے حسن پر
باقی رہے ہیں ایک ترے فانیوں میں ہم

کم ہے اثر تری قدرت کے نقش کا
دیکھا جو اسمیں ۔ پڑ گئے حیرانیوں میں ہم

فیض مسیحؑ دیکھ۔ کہ استادِ وقت ہیں
ممتاز ہو گئے ہیں آدب دانیوں میں ہم

توڑینگے ہم دماغ طلسمِ کلیسیا
برپا کرینگے حشر کو نصرانیوں میں ہم

اے مدّعی! آستانہ دل دردمند کو
مشہور دہر ہیں جگر افشانیوں میں ہم

مکاریوں سے تیری ہمارا زیاں نہیں
ربّ حفیظ کی ہیں نگہبانیوں میں ہم

حلقہ بگوشِ صاحبِ روح القدس ہیں ہم
کرتے بسر ہیں زندگی روحانیوں میں ہم

خاکی جمالِ دوست پہ ہوں جان و دل نثار
ہیں شاد اس کے فیض کی مہمانیوں میں ہم

اخبار احمدیہ

اعلان بیعت

(ا)بندہ مدت مدید سے تحقیق حق میں لگا ہوا تھا۔ اور گاہ بگاہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق احمدی صاحبان سے ذکر بھی ہوتا رہتا تھا۔ گذشتہ چند ہفتوں سے بابو صاحبان محمد عالم خان و محمد امین صاحب سے اس سلسلہ کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے آخر کار خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے اظہار حق کی توفیق بخشی ہے۔

اب خاکسار اقرار کرتا ہے کہ بندہ نے سچے دل سے حضرت مرزا صاحب کو نبیٔ وقت اور مسیح موعودؑ مان لیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوا ہوں۔ الحمدللہ۔ احباب سے استدعا ہے کہ وہ دردِ دل سے دعا فرماویں کہ بندہ کو خداوند کریم اس راہ میں استقامت بخشے۔ آمین۔ خاکسار فیروز الدین احمدی۔ ہیڈ کلرک 2/9 پنجابیز ۔ نوشہرہ

(۲) جناب خلیفۃ المسیح موعود ایدہ اللہ۔ السلام علیکم

میں کچھ عرصہ سے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا پیغام بذریعہ میرے محسن مرزا احمد بیگ سنتا رہا ہوں۔ میرے دل نے ان کے ارشاد کو بدل تسلیم کر لیا ہے۔ آج میں آپ کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ اس حقیر کو بھی اپنے پیارے مسیح موعود و مہدی کے سچے ماننے والوں میں شمار کریں۔ اور مجھ گنہگار کے لئے دل سے خاص دعا فرمائیں۔ بہت دعا فرمائیں۔ خاص توجہ سے دعا فرماویں کیونکہ میں سخت گنہگار رہوں۔ گو بہت لوگ مجھ کو نیک خیال کرتے رہے ہیں ۔ مگر میں جانتا ہوں۔ میں نے از حد گناہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا پاک میرے دل کو سب گناہوں سے پاک کرکے ایک سچا احمدی بنائے۔ میں حضرت جناب پیغمبر خدا محمد رسول اللہ و جناب مسیح موعود کا سچا عاشق بنوں۔ خدا پاک مجھ کو سب ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔

خدا پاک مجھ کو تمام تکلیفوں سے بچائے۔ مجھ کو احمدی طریقہ اختیار کرنے سے از حد تکلیفیں ہونگی۔ مگر میں خدائے پاک کے بھروسہ پر آج میں ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خدا پاک مجھ کو ان مصیبتوں کے مقابلہ کے لئے بہادر بنادے۔ اصلی غرض یہ ہے کہ خدا پاک میرے دل کو پکا مومن پکا شیدائی اسلام بنادے۔ میری ساری زندگی۔ میری تمام کی دولت اسلام کے راستے میں خرچ ہو۔

پھر میں التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے خاص دعا فرماویں۔ مجھ کو خدائے پاک کی رحمت کی از حد ضرورت ہے۔ سب دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے لئے دعا فرماویں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ میرا یہ خط ایسے نیک وقت میں آپ کی خدمت میں پہنچے کہ آپ کی خاص توجہ میری طرف ہو جاوے۔ اور میں ایک پکا مومن ہو جاؤں۔ نیز یہ دعا فرماویں کہ خدائے پاک اپنی رحمت سے میرے سب رشتہ داروں۔ عزیزوں دوستوں کو بھی توفیق دے کہ وہ سچے مسیح موعود پر ایمان لاکر پکے مومن ہو جاویں۔ خدائے پاک میرے پیارے دوستوں کو جلدی پکا مومن بنائے۔ آمین ۔ میں ہوں آپ کا خادم حقیر

محمد حسن خان احمدی (ر سائیدار) رسالہ نمبر ۳۴ چھاونی کرپ بلبلی

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

(۱) مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں اپنے خاوند سے یہ خبر سنکر کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو) امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چندہ کیواسطے تحریک ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ماہوار کے حساب سے ایک سال کے لئے چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھیں ماہ بماہ چندہ بھیجتی رہونگی۔ الحمدللہ کہ اللہ کریم نے اس عاجزہ کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اہلیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک خانہ سرگودھا

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ پشاور دو ڈالر ماہوار کی اعانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائگی کا انتظام صدر انجمن کی ہدایات کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز وما توفیقی إلا باللہ۔ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکرٹری

(۳) حبی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مبلغ عـ؁ روپیہ کا منی آرڈر برائے امداد رسالہ انگریزی جو امریکہ سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے ارسال کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی رہیگی درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام

بدرالدین احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ملتان

احباب کو نیا مالی سال مبارک

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں سنہ ۱۹۱۹ء و سنہ ۱۹۲۰ء کے اخراجات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جسقدر بل یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء سے ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء تک مختلف صیغہ جات سے ہمارے دفاتر میں پہنچے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمنے سب ادا کر دئے۔ اب نیا سال اپنی نئی اور بعض پہلے سے زیادہ ضروریات کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ مگر احباب نے ماہ اکتوبر و نومبر میں تو چندہ کی طرف سے گونہ خاموشی اختیار کی ہوئی ہے حالانکہ معمولی ضروریات کے علاوہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات سر پر ہیں۔ جسقدر جلد ہو۔ انکی طرف توجہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اپنے سلسلہ کی خدمت کی اور بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے

نیازمند :- ناظر بیت المال۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۸ - نومبر ۱۹۲۰ء

عدم تعاون

(ازجناب ماسٹر علی محمدؐ صاحب بی اے)

آجکل عدم تعاون کا مسئلہ ہندوستان کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ اور ملک کے بہترین دماغ اس کی تائید و تردید میں غلطان و پیچان نظر آتے ہیں۔ ہندو مسلمان ہر دو نے اس پر پبلک میں اور تنہائی میں خوب غور کیا ہے۔ مگر تاہم یکسوئی نصیب نہیں ہوئی۔ اور کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ بعض اس کو دل و جان سے مفید ملک سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے مفاد ملک کے لئے اسکو زہر ہلاہل بتاتے ہیں۔

اس مسئلے پر کئی پہلوؤں سے غور کیا گیا ہے مذہبی خیالات کے انسانوں نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ اور ملکی مبصرین نے بھی اس کو آزمودہ نسخہ سمجھا ہے۔ قانون دانوں نے اپنے رنگ میں اسپر نظر دوڑائی ہے۔ اصولی طور پر ملک کے اکثر حصے نے اسکو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن عملی پہلو سے دیکھنے والوں نے اس کو ناقابل عمل قرار دیا ہے۔

عدم تعاون کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ یورپ میں اکثر اسپر عمل کیا گیا ہے۔ اور آج کل آئرلینڈ والوں کا دستور العمل بن رہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس کے موجد مسٹر گاندھی ہیں۔ یہی صاحب ہیں جنھوں نے اس مسئلے پر اسقدر زور دیا ہے۔ یہاں تک کہ کلکتہ کے سپیشل کانگرس کے خاص اجلاس میں یہ مسئلہ پیش ہوا۔ جسپر موافق اور مخالف ہر دو قسم کی آراء پیش کی گئیں۔ اور آخر کار تسلیم کر لیا گیا۔ کہ ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ اس مسئلے پر عمل کیا جاوے۔ عدم تعاون کئی طرح سے ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ ایک زبردست قوم کمزور قوم کے خلاف اس کو جاری کرتی ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسائل اور اثر کے برتے پر دبانا چاہتی ہے۔ اور زبردستی اپنے اندر شامل کرنا چاہتی ہے۔ یہ صورت اکثر مذہبی معاملات میں پیش آتی ہے۔ جہاں ایک ہی حصہ ملک میں بسنے والی دو قومیں خیالات کے لحاظ سے الگ الگ ہوتی ہیں۔ وہاں زبردست قوم کمزور قوم کو مجبور کرتی ہے کہ اپنے خیالات چھوڑ کر اسی کی ہم خیال بن جاوے۔ اس کی مثالیں پچھلے زمانے تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ آجکل بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ احمدی قوم اپنے خیالات متعلقہ وفات مسیح اور نزول عیسٰی اور مسئلہ ختم نبوت میں عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے۔ اسپر عام مسلمان جو تعداد میں زیادہ ہیں۔ احمدیوں سے جو تعداد میں تھوڑے ہیں۔ عدم تعاون کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یعنی جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے وہ احمدیوں کو ہر ایک قسم کی تکلیف دینا جائز بلکہ کار ثواب سمجھتے ہیں۔ عدم تعاون کی یہ صورت زبردست سے کمزور کی طرف ہے۔

عدم تعاون کی دوسری صورت وہ ہے کہ جسمیں ایک کمزور قوم زبردست قوم کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے یہ ملکی حالات میں ہوتا ہے۔ مثلاً حاکم قوم زبردست ہے۔ اور اسلحہ اور وسائل اپنے قبضے میں رکھتی ہے۔ اور اس طرح ماتحت قوم اس کے مقابلے میں عاجز آئی ہوئی ہے کیونکہ اس کے پاس ہتھیار نہیں ہوتے جن سے مقابلہ کر سکے پس وہ عدم تعاون اختیار کرتی ہے یعنی حاکم قوم کے ساتھ ملکر کام نہیں کرتی۔ یہ صورت مقابلے کا کمزور ہتھیار ہے۔ اور ہمیشہ کمزوروں کی طرف سے زبردستوں کے مقابلے میں چلایا جاتا ہے۔ یہی وہ صورت ہے جسپر آجکل ہندو مسلمانوں نے عمل کرنا شروع کیا ہے۔ وہ گورنمنٹ سے ناراض ہیں۔ بلکہ برسرپیکار ہیں۔ لیکن چونکہ ہتھیار پاس نہیں اور مقابلے کی طاقت نہیں۔ اس لئے Non co operation یا عدم تعاون کا ہتھیار لیکر مقابلے میں نکل آئے ہیں۔ بائیکاٹ کے بھی یہی معنے ہیں کہ کمزور قوم اپنے اندر مقابلہ کی طاقت نہ دیکھ کر دشمن کی تیار کردہ اشیاء کا استعمال چھوڑ دیتی ہے۔ اور اس طرح اظہار ناراضگی اور مقابلہ کرتی ہے۔

عدم تعاون کی ایک تیسری صورت ہے، جسمیں دو برسر پیکار قومیں اعلان جنگ کے بعد ایک دوسرے سے تعلقات منقطع کر دیتی ہیں۔ اسمیں کمزور اور زبردست کا کوئی سوال نہیں۔ جب کبھی دو قومیں ایک دوسرے کے برخلاف اعلان جنگ کرتی ہیں۔ تو عدم تعاون پر عمل پیرا ہو جاتی ہیں۔ اس کی مثالیں موجودہ جنگ میں کافی سے زیادہ ملسکتی ہیں۔ جرمنی کی ہر ایک چیز خواہ کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ نہایت ہی قابل نفرت سمجھی جاتی تھی۔

ہندوستان میں عدم تعاون کی جو صورت اختیار کی گئی ہے۔ یہ انگریزوں کے خلاف ہندو اور مسلمان دونوں نے اختیار کی ہے۔ اور اس کے بانی مبانی بھی ایک ہندو ہی ہیں۔ یعنی مسٹر گاندھی۔ ان کے دماغ سے نکل کر مسلمانوں کے سامنے یہ صورت پیش ہوئی۔ اور مسلمانوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق یہی فیصلہ کیا کہ یہ جائز ہے اور آجکل کے حالات کے ماتحت ضروری ہے۔ چنانچہ قرآن شریف سے آیتیں نکالکر اس کی تائید میں فتوے لکھے گئے۔ اور ملک میں عام وعظ کیا گیا۔ کہ آجکل کامیابی کی راہ یہی صورت ہے۔ ایسے فتوے دینے والوں میں سے مولوی ابوالکلام آزاد کا نمبر اول ہے۔ لاہوری پیغام پارٹی نے بھی اصولی طور پر اسکو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ اسپر عمل کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ان مسلمانوں نے جس عذر کی بناء پر عدم تعاون کو اختیار کیا ہے وہ خلافت کا مسئلہ اور پنجاب کے واقعات ہیں جو پچھلے سال اپریل کے مہینے میں وقوع پذیر ہوئے۔ واقعات پنجاب میں ہندو بھی شامل ہیں۔ کیونکہ مارشل لاء کی سختیاں ہندو مسلمان اور سکھ سب کے لئے مساوی تھیں۔ مگر خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کا خاص اپنا مسئلہ ہے۔ اور ہندوؤں کو اسمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ مسلمانوں کو انگریزوں سے شکایت ہے کہ جو وعدے خلافت کے متعلق ان سے کئے گئے تھے اختتام جنگ کے بعد ان کا ایفاء نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے برعکس ظہور میں آیا ہے۔ اور کہ خلافت اسلامیہ کو مٹانے والی قوموں میں سے اول نمبر انگریزوں کا ہے۔ اگر یہ اپنے اثر سے کام لیتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ ٹرکی کی ملکی حدود اس قدر گھٹ جاتیں جتنی کہ اب گھٹی ہیں۔ قسطنطنیہ پر اتحادی

قبضہ وعدے کے صریح خلاف ہے۔ اور جزیرۃ العرب کا سلطنت عثمانیہ سے الگ کر دینا اسلامی آزادی میں دخل اندازی ہے۔

اسکے متعلق ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ترکوں سے جو معاہدہ اتحادیوں نے کیا ہے۔ وہ ان اصول کی بناء پر نہیں جو یگر یسی اقوام کے ممالک میں مدنظر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً عراق عرب اور شام و فلسطین۔ سمرنا اور تھریس کے معاملہ میں جہاں کثرت آبادی مسلمانوں کی ہے۔ انکو یونانی یا فرانسیسی یا انگریزی اقتدار کے نیچے رکھنا انصاف کے خلاف ہے۔ اور خاصکر اس صورت میں کہ خود وہاں کے باشندے اس بات کی خواہش رکھتے ہوں۔ کہ وہ ایک خود مختارانہ حکومت قائم کریں۔ ایسی صورت میں اتحادیوں کا فرض اولین یہی ہونا چاہئیے تھا۔ کہ ان علاقوں کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے۔ تاکہ لوگ جس قسم کی چاہتے حکومت قائم کرتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اسوجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ مسٹر لائڈ جارج کی پالیسی تعصب کی بو آتی ہے۔ جو قسطنطنیہ کے خلاف توقع قبضے اور دم پرستوں کے استیصال کے رنگ میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ ہوا۔ اور چونکہ جنگ میں مسلمانوں نے اپنے خون اور مال سے سرکار کی امداد کی تھی۔ صرف اسلئے کہ ان کو توقع تھی کہ جو وعدے سرود ترکیہ قسطنطنیہ وغیرہ کے متعلق کئے گئے ہیں وہ ضرور پورے کئے جائینگے۔ اسوجہ سے عدم تعاون کی اختیار کی گئی۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ انگریزوں پر دباؤ ڈالا جائے۔ اور معاہدہ ترکیہ میں حسب دلخواہ ترمیم کرائی جاوے۔

مسلمانوں کی ناراضگی کے وجوہات خواہ کیسے ہی ہوں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ عدم تعاون سے جو غرض متصور ہے۔ آیا اس سے کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اور آیا واقعی اس طریق سے انگریزوں پر دباؤ ڈالا جاسکتا ہے۔ اور اس امر کی توقع ہوسکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ پالیسی ترکی معاہدے میں ضرور ترمیم کرانے میں کامیاب ہو کر رہیگی۔ اگر ایسا ہو تو بے شک عدم تعاون پر عملدرآمد کر لینا چاہیے لیکن اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور ہمارے نزدیک نہیں ہو سکتا۔ تو ایسی پالیسی اختیار کرنے سے کیا حاصل جسمیں اپنا ہی نقصان ہو۔ عقلمند انسان کا کام ہے کہ وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو بھلائی اور خیرخواہی سے پُر ہو۔ اندھا دھند کام کرنا ایک مسلمان کے شایان شان نہیں۔ اگلے نمبر میں ہم دکھائینگے۔ کہ یہ پالیسی کس طرح مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔

آریہ سماج اور عدم تعاون

ایک آریہ پروفیسر صاحب اخبار پرکاش میں لکھتے ہیں :-

"عدم تعاون کے جو مدارج آج مہاتما گاندھی نے قائم کئے ہیں۔ وہ سب کے سب دیانند کی پولیٹیکل فلاسفی سے لئے ہوئے ہیں۔"

اگر یہ واقعہ میں درست ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آریہ صاحبان مہاتما گاندھی کے تجویز کردہ پروگرام عدم تعاون پر عمل پیرا نہیں ہو رہے۔ اور کیوں اپنے سکولوں اور کالجوں کا گورنمنٹ سے تعلق قطع نہیں کر لیتے۔

پروفیسر صاحب موصوف اسی مضمون میں یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ :-

"رشی (دیانند) کا کوئی بھی سچا انویائی اپنے لڑکے اور اپنی لڑکی کو سرکاری سکولوں میں پڑھا نہیں سکتا۔"

لیکن حیرت ہے کہ آریہ سماجی صاحبان اپنے سکولوں اور کالجوں کا گورنمنٹ سے تعلق قطع کرنے میں نہ صرف پس و پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ لالہ ہنسراج صاحب نے صاف طور پر انکار کر دیا ہے۔

آریہ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسٹر گاندھی کا تجویز کردہ عدم تعاون کا پروگرام ان کے رشی کی فلاسفی سے ہی لیا گیا ہے۔ تو اس پر عمل کرکے اپنا مذہبی فرض ادا کریں۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اپنے رشی کی تعلیم کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

سوامی دیانند اور بیواؤں کی شادی

"آریہ سماج بطور ایک روحانی تحریک" کے عنوان سے پرکاش نے ایک مضمون شایع کیا ہے جسمیں سوامی دیانند کی کارگذاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے ودھواؤں کے نیروواہ کی تلقین کی۔"

یہ مضمون ایک غیر سماجی عورت کا لکھا ہوا ہے۔ ممکن ہے۔ اس نے صحیح طور پر سوامی جی کی کتب کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ اور ان کے خیالات دربارہ شادی بیوگان سے واقف نہ ہو۔ لیکن ایڈیٹر صاحب پرکاش نے اس غلط اور نادرست خیال کو کیوں درج کر دیا۔ کیا وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ سوامی جی نے بیواؤں کی دوسری شادی کی تلقین کی ہے۔ اگر نہیں۔ تو ان کا فرض تھا کہ اس بات کو سوامی جی کی طرف منسوب نہ ہونے دیتے۔ ہاں اگر وہ اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ تو مہربانی کرکے ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند کے حسب ذیل الفاظ کا مطلب بیان کر دیں۔

سوامی جی لکھتے ہیں :-

"برہمن۔ کھشتری۔ اور ویش دوانوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مباشرت ہو چکی ہو) کا نیروواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیئے۔"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۰ - ایڈیشن چہارم)

اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ نیروواہ کے بخیال خود چند نقصانات بھی بیان کئے ہیں۔

ہم نہیں سمجھتے۔ سوامی جی کے نیروواہ کی اسقدر مخالفت کرنے کے باوجود کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے بیواؤں کے وواہ کی تلقین کی ہے۔

مہاتما گاندھی اور امام مہدی

پیسہ اخبار راوی ہے کہ مسٹر شوکت علی نے سورت میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے نازک زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور وہ تمام دنیا میں پیغام حق پہنچائینگے۔ مگر اسوقت انکی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔"

مہاتما گاندھی خواہ کتنے ہی مسلمانوں کے خیرخواہ اور ہمدرد ہوں۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ اسلامی عقائد کے ساتھ وہ ایک ذرہ بھی اتفاق نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں انکو امام مہدی کے منصب پر سمجھنا اسلامی عقائد کی تذلیل کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ حیرت ہے۔ مہاتما گاندھی کو امام مہدی بنانیوالے کیوں حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ جنھوں نے اس زمانہ میں امام مہدی ہونیکا دعوی کیا ہے۔ ایک سچے مدعی سے منہ موڑنے کا یقیناً وہی نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا جو نکل رہا ہے۔ کاش! مسلمان غور سے کام لیں۔

نکاح کے متعلق شرعی احکام کی پابندی

۱۱- نومبر ۱۹۲۰ء کو ایک نکاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

نکاح کے معاملہ میں لوگ کئی وجوہات سے احکام شریعت کو توڑتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں یہ معاملہ اس بارے میں نمایاں رہا ہے۔ اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ نکاح کے معاملہ میں جتنی کمزوری احمدی دکھلاتے ہیں۔ اتنی اور کسی معاملہ میں نہیں دکھلاتے۔ یعنی جتنی کمزوری احمدی غیر احمدیوں میں لڑکیاں دینے میں دکھاتے ہیں۔ اور کسی امر میں نہیں دکھلاتے تو اگر احمدی اور غیر احمدی کے سوال کو جانے دیا جائے۔ پھر بھی اسی معاملہ میں ان کی بہت سی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ کہیں ننگ وناموس کا عذر ہوتا ہے۔ کہیں قومیت اور ذات کا خیال ہوتا ہے۔ کہیں دولت مندی اور خوشحالی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ غرض کئی ایک باتیں ہیں۔ جو اس معاملہ میں پیش ہوتی ہے۔ اور پھر اس میں کمزوری کا موجب بنتی ہیں۔ دوسرے معاملات کی نسبت اس معاملہ میں کیوں زیادہ لوگ اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ ایسا معاملہ ہے۔ جو قریباً ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ دوسرے معاملات ایسے ہیں کہ کسی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور کسی کے ساتھ نہیں۔ پس ایک وجہ اور بہت بڑی وجہ نکاح کے معاملہ میں احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنے کی یہ ہے۔ کہ یہ معاملہ ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ اور سوائے ایک قلیل حصہ کے لوگ اس میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔

ہندوستان میں یہ مرض بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعلق اہل ہنود سے ہے۔ اور اہل ہنود میں بیاہ شادی کے متعلق ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے شادی تماشا بن جاتی ہے۔ اور وہ اس قدر پختگی سے ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں۔ کہ بغیر اس احساس کے کہ ان کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں۔ ان کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً روانگی کے وقت لڑکی خواہ کتنی ہی خوش ہو۔ رونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

پھر شادی کے موقع کے لئے عجیب و غریب قسم کے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ جب لڑکے والے آئیں تو ایک خاص حد پر ان کو ملنا چاہئے۔ گویا اس قسم کی باتیں خدا کے قانون ہیں۔ اور خدا کے قانون میں بھی کبھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبھی بارش ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی مگر ان کی رسموں میں کبھی فرق نہیں آتا۔ اور ان پر اتنا زور دیا جاتا ہے۔ کہ نماز چھوڑنی پڑے۔ تو حرج نہیں لیکن ان میں سرمو فرق نہیں آنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی ایک رسم بھی چھوٹ جائے۔ تو غضب ہو جائے۔ یہاں تک پابندی کی جاتی ہے۔ کہ شریف گھرانے کی عورتیں بھی شادی کی رسومات کی ادائیگی کے وقت فحش کلمات کہنے سے باز نہیں رہتیں۔ گویا ان دنوں وہ فعل ان کے لئے جائز ہو جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں ناجائز ہوتا ہے۔ دوسرے ایام میں اگر اس قسم کے الفاظ کسی کے منہ سے نکلیں۔ تو اسے نہ معلوم کیا کچھ کہیں۔ لیکن شادی کے وقت ان کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے دنوں میں اگر کسی کی نظر چلمن کی طرف بھی پڑ جائے۔ تو اسے اپنی بہت بڑی ہتک اور بے عزتی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب دولہا آئے۔ اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو۔ محلہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں۔ اور کہتی ہیں۔ اس سے کیا پردہ ہے۔ اور پھر صرف یہی نہیں۔ کہ پردہ نہیں کرتیں۔ بلکہ اس سے مخول اور ہنسی بھی کرتی ہیں۔

غرض بہت سی اسی قسم کی باتیں ہیں۔ کہ شادی کے معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہی ایسا معاملہ ہے۔ کہ اس کے متعلق بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ شریعت کی پابندی کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ اسمیں اپنا کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ ایک غیر مرد کو غیر عورت کے ساتھ ملا کر کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اولاد پیدا کرو۔ اور اپنا نام قائم رکھو۔ یہ ایسا مشکل اور اہم معاملہ ہے۔ کہ اس کا اثر نہ صرف دنیا میں ہی بہت دور تک جاتا ہے۔ بلکہ آخرت تک پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق استخارہ کا حکم دیا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو لڑکی کو دکھا دینے کا بھی ارشاد فرمایا ہے مگر مسلمانوں کی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اگر کسی کو بتایا جائے۔ کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ لڑکی کا دیکھنا جائز ہے تو اس سے بہت بُرا مناتے ہیں۔ مگر خود بلا کر تمام محلہ کی عورتیں دکھا دیتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے کہا۔ لڑکے کے لئے لڑکی کا دیکھنا جائز ہے۔ اس نے کہا۔ یہ نکاح تو نہ ہوا چکلہ ہو گیا۔ اس بات کو تو کوئی شریف انسان سننا بھی پسند نہیں کرے گا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ جس بات کو کوئی شریف سننا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس کے کرنے کی اجازت دینے والے کو کیا سمجھا جائیگا۔ تو شریعت کے احکام کی اس طرح بے قدری کی جاتی ہے۔

چونکہ نکاح کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اس لئے اس کے متعلق شریعت کے احکام کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ خدا تعالےٰ اچھے اور نیک نتائج پیدا کرے۔ اور مشکلات۔ مصائب اور برے نتائج سے بچائے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعائیں کیں۔ اور جو آیات اس موقع کے لئے تجویز کیں ان میں بھی خدا تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ ومن یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرو۔

اب جو لوگ خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت سے نکل کر طرح طرح کی رسوم میں پھنس گئے ہیں۔ وہ کس قدر بُرا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ بیاہ شادیوں میں اس قدر فضول خرچی کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف خود بلکہ جن کی شادی کی جاتی ہے۔ وہ بھی تمام عمر کے لئے قرض کے نیچے دب جاتے ہیں۔ اور اکثر لڑکے لڑکی میں نااتفاقی ہوتی ہے

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں خاص طور پر احکام شرعی کی پابندی کرے۔ کہ ان کی شادیاں اعلیٰ اور اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوں اور وہ قباحتیں جن سے دوسرے لوگوں کو تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ ان سے بچیں۔

خطبۂ جمعہ

خوبی کو ظاہر کرنا اور برائی کو چھپانا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ :-

آج میں اسی مضمون کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جس کے متعلق پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ کیونکہ اس امر کی طرف جماعت کی توجہ کم ہے۔

فطرتی اور غیر فطرتی اُمور

دُنیا میں دو باتیں ہیں ایسی نظر آتی ہیں۔ اور ہر قوم اور ہر ملک میں نظر آتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر یہ فیصلہ کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ کہ یہ باتیں فطرت میں داخل ہیں۔ فطرت کے تقاضا اور انسانوں کی ذاتی اور قومی اور ملکی عادتوں میں یہ فرق ہے کہ فطرتی تقاضے سب میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض باتیں ہیں۔ جو عیسائیوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں اسی طرح بعض ہیں۔ جو مسلمانوں میں اکثرت سے پائی جاتی ہیں۔ بعض ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جو فطرتی تقاضے ہیں وہ بلا تفریق مذہب و قومیت سب انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس جو باتیں سب میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا سب میں پایا جانا ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ فطرتی باتیں ہیں۔ اور جو سب میں نہیں وہ غیر فطرتی ہیں۔ مثلاً کھانا پینا فطرتی تقاضے ہیں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان کھائیں عیسائی نہ کھائیں۔ عیسائی کھائیں۔ ہندو نہ کھائیں۔ بلکہ ہر ایک مذہب و قوم و ملک کے لوگ کھاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص نہ کھائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ وہ اور چیز ہو گیا یا نہ کھانے والے کی قومیت بدل گئی بلکہ وہ اور دیگر لوگ اس کو بیمار سمجھینگے۔ اور وہ شخص اپنے علاج کی فکر کرے گا۔ اور کسی طبیب کے پاس جائیگا۔ یا مثلاً غصہ اور محبت یہ فطرتی جذبہ ہیں۔ جو ہر انسان میں پائے جاتے ہیں۔ کسی خاص قوم و ملک و مذہب سے یہ تعلق نہیں رکھتے۔ اور اگر کسی شخص میں نہ ہو تو جانو کہ اس کی بعض قوتیں مُردہ ہیں۔ جن کی وجہ سے ان جذبات سے خالی ہو گیا ہے۔

غرض فطرتی جذبات اور تقاضے اور ہوتے ہیں۔ اور ذاتی اور قومی اَور۔ فطرتی تقاضے سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور غیر فطرتی خاص خاص میں۔ بعض فطرتی باتیں اس قدر عام ہیں۔ کہ وہ نہ صرف انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ حیوانوں تک میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو اس سے بھی بڑھکر ہیں۔ وہ نباتات میں بھی پائی جاتی ہیں۔

انسانی فطرت کے دو جذبے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جذبہ یا تقاضہ فطرتی ہو۔ وہ زیادہ وسیع الاثر ہوتا ہے۔ اور اسی قدر عام ہوتا ہے۔ ان جذبات میں دو جذبے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ ہر انسان میں سوائے کسی خاص مریض کے سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ وہ حُسن کو ظاہر کرتا اور بُرائی کو چھپاتا ہے۔ خواہ کوئی انسان تہذیب میں اعلیٰ ہو یا ابتدائی درجہ میں ہو۔ خواہ وہ لوگ آسمانی وحی کے پیرو ہوں۔ خواہ عقل پر ہی سب مدار رکھنے والے ہوں۔ ان میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اچھائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور برائی کو چھپاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب یہی سکھاتا ہے۔ اور ہر مذہب کے پیروؤں کی یہی حالت ہے۔ کوئی مذہب نہیں۔ حتیٰ کہ سچا تو سچا۔ کوئی جھوٹا مذہب بھی ایسا نہیں جو بدی کو ظاہر کرتا اور اچھائی کو چھپاتا ہو۔ جو مذہب ایسا کرتا ہے۔ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور قائم نہیں رہ سکتا۔

رومن کیتھلک مذہب کی ناکامی

اس جذبہ کے ماتحت عیسائی مذہب کے رومن کیتھولک فرقہ نے کن فیشن کا طریق رکھا ہے۔ لیکن اس میں بھی یہ بات ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے سامنے گناہ کے اقرار نہیں کئے جاتے۔ نہ وہ لوگ اخباروں میں اپنے جرموں کی تشہیر کرتے ہیں۔ بلکہ ہفتہ کے بعد پادری کو جا کر بتانا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ یہ گناہ کئے۔ مگر وہاں بھی لوگ اپنے تمام گناہ نہیں بتاتے۔ میں نے ایک انگریز رومن کیتھلک سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ ہم پادری کو وہی گناہ بتاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب معاف کر دینگے لیکن جن کے متعلق یقین ہو۔ کہ وہ گناہ معاف نہیں ہونگے وہ ہم پادری صاحب کو نہیں بتاتے۔ اسکے صاف یہ معنے ہیں کہ پادری کو وہ گناہ بتائے جاتے ہیں۔ جن کو پادری گناہ نہیں سمجھتا۔ اور جن کو وہ گناہ سمجھتا ہے۔ وہ اس کو نہیں بتائے جاتے۔ یہاں بھی اسی فطرتی جذبہ نے کام کیا۔

اس مذہب کا نتیجہ یہ ہے کہ جتنے جرائم کیتھولک ممالک میں ہوتے ہیں۔ دوسرے میں نہیں۔ کیونکہ جو شخص مذہب کے ایک اس حکم کو توڑتا ہے۔ کہ کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ وہ یہ حکم کہاں مان سکتا ہے۔ کہ پادری کو جرم بتاؤ۔ پس اس مذہب نے فطرت کا خفیف سا مقابلہ کیا۔ اور اس میں بھی ناکام رہا۔

فطرتی تقاضے کی بھی حد ہوتی ہے

پس یہ فطرتی جذبات ہیں کہ اچھائی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور برائی کو چھپایا جاتا ہے۔ لیکن ان جذبات اور تقاضوں کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ اور ان حدود کے اندر کام کیا جاتا ہے۔ فطرتی تقاضا یا جذبہ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ حدود کو چھوڑ دیا جائے۔ مثلاً کھانا پینا فطرتی تقاضے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص حد سے زیادہ کھائیگا تو بیمار ہو گا۔ اسی طرح غصہ و محبت فطرتی جذبے ہیں۔ لیکن اسکے یہ معنے نہیں کہ انسان ہر وقت غصہ میں رہے۔ یا ہر ایک جگہ اور ہر کسی سے محبت کرتا پھرے۔ پس اسی طرح یہ فطرت ہے کہ خوبی کو ظاہر کیا جائے۔ اور برائی کو چھپایا جائے۔ لیکن ان کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان ہر خوبی کو ظاہر کرتا پھرے۔ یا ہر برائی چھپائے۔ بعض خوبیاں چھپائی جانی چاہئیں۔ اور بعض نقصوں کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً جن لوگوں پر کوئی ذمہ داری ملک یا قوم یا جماعت کی طرف سے عائد ہو۔ اور ان سے اس میں کوتاہی ہو۔ تو اس کا ان کو اظہار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی جرنیل ہو۔ اس کو حکم دیا جائے کہ وہ فلاں مقام پر چلے مگر وہ نہ جا سکے۔ یہ ایک نقص ہے۔ اور غلطی ہے۔ اب اس

فرض یہ ہے۔ کہ وہ بتائے کہ میں اس مقام پر نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ اس کی غلطی کا اثر اس کی ذات تک ہی نہیں۔ بلکہ قوم پر پڑتا ہے۔

جو فطرت کے خلاف کرتا ہے وہ بیمار ہے۔

یا جن خوبیوں کا اظہار چاہیئے اور کوئی شخص نہیں کرتا تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ شخص ان کو خوبی نہیں سمجھتا۔ یا اس میں اس خوبی کے اظہار کی طاقت نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کسی کے گھر میں خزانہ ہو۔ اور وہ اس کو نکالے نہیں۔ پس جو شخص کسی واقعی خوبی کو جس کا ظاہر کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ظاہر نہیں کرتا۔ تو سمجھو کہ اس کے دماغ میں فتور ہے۔ کیسی کا خوبی کو ظاہر نہ کرنا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ اول تو اس شخص کو خوبی کا علم نہیں۔ دوم یا وہ شخص بیمار ہے۔ اس لئے اس خوبی کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ قتل و غارت کرتے ہیں۔ ان کا دماغ خراب ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو کیسی ہی غیرت کی بات ہو۔ غصہ ہی نہیں آتا۔ جن لوگوں کو مطلق غصہ آتا ہی نہیں۔ ان کو اعلیٰ درجہ کے حلیم نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ حیا اور چیز ہے۔ اور نرمی اور چیز ہے۔ حیا اور شرافت یہ ہے۔ کہ انسان اپنی خوبی پر فخر نہ کرے ؛

حدود کو توڑنا فطرت کے خلاف ہے

تو خوبی کا ظاہر کرنا فطرت میں ہے بعض لوگوں نے قصہ بنایا ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کہاں تک خوبی کے اظہار کا حریص ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی۔ وہ پہن کر بہت سی تقریبوں میں گئی۔ مگر کسی نے نہ پوچھا۔ آخر تنگ آکر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ عورتیں آئیں۔ اور پوچھنا شروع کیا کہ بہن کچھ بچا بھی۔ اس نے ہر ایک کو یہی جواب دیا۔ اور تو سب کچھ جل گیا۔ صرف یہ انگوٹھی بچی ہے۔ بعض عورتیں جو بیت ہوتی ہیں۔ وہ کسی ایسی بات پر ہر ایک صدمہ کو بھلا دیتی ہیں۔ کسی نے کہا۔ بہن یہ کب بنوائی۔ اس نے چیخ مار کر کہا اگر کوئی پہلے اتنا پوچھتا۔ تو میرا گھر کیوں جلتا۔

تو بعض لوگ خوبی کے اظہار کیلئے گھر کے جلانے تک میں کسر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ شرافت کے گھر کو آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ بھی مریض ہیں۔ بعض لوگوں کے پاس خوبی ہوتی ہے۔ علم رکھتے ہیں۔ پوچھا جائے۔ تو جھٹے ہیں کہ جاہل ہیں۔ یہ انکسار نہیں بلکہ یہ کم ہمتی کہلائیگی اور اس کو عجز اور کس کہینگے۔ اسی طرح جو ہر ایک بات کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس کا چھچھورا پن ہے۔ اگر کوئی قابل تعریف کام کرتا ہے۔ اور ہر ایک کے سامنے ذکر کرتا ہے تو درست نہیں۔ اور اگر خوبی ہے۔ اور اس کو بلا وجہ چھپاتا ہے تو یہ کمینگی ہے۔

غرض اچھی چیز کا ظاہر کرنا حد بندی کے ساتھ فطرت میں ہے۔ اور ان کی حد بندی شریعت اور قانون قدرت کرتے ہیں۔ مثلاً کھانا پینا فطرت ہے۔ شریعت اور قانون قدرت نے حد بندی کی۔ اگر زیادہ کھائیگا تو بیمار ہو گا۔ کم کھائیگا تو مر جائیگا۔

مسیح موعود سے قبل دنیا کی حالت۔

اب ہم اسی فطرتی جذبے کے ماتحت دیکھتے ہیں کہ خدا نے ایسے زمانہ میں جبکہ صداقت مٹ رہی تھی خدا کا وجود پوشیدہ ہو گیا تھا۔ حقیقت نگاہوں سے غائب تھی۔ سورج گرہن میں تھا۔ روشنی کی بجائے تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ وہ جس کو نجات دہندہ مانا گیا تہا۔ اس کے متعلق لوگوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر اس کی طرف قدم اٹھائینگے۔ تو تباہ ہو جائینگے۔ مذہب نے جس ذات کے متعلق بتایا تہا۔ کہ اس پر بھروسہ اور اس سے پیوند ترقیات کا ذریعہ ہے اور جس کی ذات فیوض و برکات و انعامات کا سرچشمہ اور منبع ہے۔ اس کی ذات کو لوگوں نے تجربہ کے بعد کہدیا کہ وہم ہے۔ خیال ہے۔ اور خدا کا خیال ترقی سے روکنے والا اور ذلت کے گڑہے میں دہکیل دینے والا ہے خدا پر ایمان غیر مفید اور ترقی کے رستہ میں روک قرار دیا گیا۔ تمام مذاہب کو ڈھکوسلہ کہا گیا۔

مسیح موعود

ایسے زمانہ تلاطم میں دور افق سے ایک چھوٹی سی کشتی نظر آئی۔ موجیں جب بڑی بڑی طاقتوں اور جماعتوں کو مٹا رہی تھیں۔ اس چھوٹی کشتی پر ایک جری سوار ہے۔ اور اس مضبوطی سے چپو چلا رہا ہے۔ کہ وہ ہلاک کرنیوالی موجیں جو بڑے بڑے جہازوں کو تباہ کر رہی ہیں۔ ان پر وہ کشتی ہنس رہی ہے۔ اور کہتی ہے کہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ اس نے ایسی حالت میں دنیا کو بچانے کی کوشش کی۔ اور بتایا کہ وہ کونسی غلطیاں تھیں۔ جن کے باعث تجربہ کرنے والوں کی کوششوں کے نتائج غلط نکلے۔

وہ خدا نہ تھا۔ لیکن خدا میں ہو کر نا خدا تھا۔ اس میں الوہیت نہ تھی۔ لیکن وہ خدا سے ملاتا تھا۔ وہ انسان تھا۔ مگر انسانیت سے بالا تھا۔ تم اس ظلمت کا خیال کرو۔ اور اس مصیبت ناک نظارہ کو سامنے لاؤ۔ اور پھر اس کی کوششوں کو ملاحظہ کرو۔ جب تم ان باتوں کو خیال میں لاؤ گے تو تمہارے جسم پر بال کھڑے ہو جائینگے

وہ جماعت کو ایسی کشتیاں دے گیا ہے۔ جس سے جماعت نہ صرف خود بچ سکتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی بچا سکتی ہے اس نے اپنی جماعت کو قوت بازو دی اور دل کو شجاعت اور دماغ کو نور اور فراست اور عقل سے بھر دیا۔ اس نے ہمیں ہتھیار دئے۔

مسیح موعود کے احسان کی قدر

پس ایسے محسن اور ایسے منعم کے احسان کا ذکر اور نعمت کا تذکرہ کیوں نہ ہو۔ اگر تم اس نعمت کو ظاہر نہیں کرتے۔ تو یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو تم اس کو نعمت سمجھتے نہیں یا تم بیمار ہو۔ تم پر خدا کا یہ فضل ہے۔ کہ اس نے تمہیں اپنا مسیح موعود دیا۔ لیکن اگر اس فضل کے باوجود تم میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ تو معلوم ہو گا کہ تمہاری صحت میں فتور ہے۔ یا تم کہتے ہو کہ ہم مسیح موعود کو سمجھے ہوئے ہیں مگر تم کو معلوم نہیں کہ مسیح موعود کی ضرورت کیا ہے اور اس لئے تمہیں اس کی قدر نہیں۔ اگر جوش تبلیغ نہیں۔ تو تم کو مسیح موعود کے متعلق پھر غور کرنا چاہیئے۔ اور اپنی حالت کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پس اگر تم میں شکر گذاری ہے اور تم مسیح موعود کو نعمت سمجھتے ہو۔ تو تمہارا سر سجدہ میں گرجانا چاہیئے۔ اور دین کی تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے اور اگر نہیں سمجھتے۔ تو پہلے اپنی حالت کو درست کرنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس نعمت کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اور وہ سستی کو ترک کردے۔

انجمن احمدیہ مستورات جھنگ مگھیانہ

برادرم ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ شہر جھنگ میں جناب مولوی غلام حسین صاحب احمدی کی کوشش اور سعی تبلیغ کی بدولت محض خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بہت سی سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اگرچہ عموماً سب لوگ غریب اور مزدوری پیشہ ہیں۔ مگر مرد و زن کے دل یکساں الفت اسلام سے لبریز ہیں۔ مرد اپنے چندے بڑی مستعدی اور باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اور مستورات میں بھی خدا کے فضل سے احمدیت کا خاص جوش اور تڑپ ہے۔ مخالفین ان کو طرح طرح کی تکالیف دیتے رہتے ہیں مگر عورتیں ایسی باہمت اور باحوصلہ ہیں۔ کہ ان کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ اپنے پیارے مذہب کی بڑی ہی پابند ہیں۔ ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بات بات پر طعنے سننے پڑتے ہیں جھڑکیں سہنی پڑتی ہیں۔ مگر وہ اپنے عقائد پر ایسی ثابت قدم ہیں کہ بارہا دیکھنے والے ان کی ثابت قدمی اور استقلال پر رشک کرتا ہے۔ جمعہ باقاعدہ باجماعت ادا کرتی ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انہیں خاص محبت و عقیدت ہے۔ الغرض یہ ایسی جانثار احمدی عورتیں ہیں کہ ان کا صدق و اخلاص پاکیزگی ہمیں زمانہ گذشتہ کی صحابیہ مستورات کی یاد دلوں میں تازہ کرتا ہے۔

میں نے یہاں ایک انجمن احمدیہ قائم کی ہے جس کا باقاعدہ ہر جمعہ کو اجلاس ہوتا ہے۔ بہت سی غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اور تبلیغ کا بھی بہت عمدہ موقعہ مل جاتا ہے۔ میں نے احمدیہ مستورات کو تحریک کی ہے کہ ہمارے سلسلہ کے مرد تو خدمت دین میں ہر طرح کی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے لئے جنت میں گھر بنا رہے ہیں۔ چونکہ فرقہ اناث کمزور فرقہ ہے۔ علمی جانی قربانیوں میں مجاہدین بھائیوں کا ہم پلہ کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایک مالی قربانی ہے۔ جو ہمیں بھی سعادت اخروی عطا کر سکتی ہے۔ سو ہم کو اپنی ضروریات کاٹ کر ضرور حتی المقدور ماہ بماہ چندہ دینا چاہیئے۔ میری اس استدعا پر مستورات جھنگ مگھیانہ نے لبیک کہہ کر کسی نے آٹھ آنہ اور بعض نے ایک ایک روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ چنانچہ اس ماہ کا مبلغ [illegible] روپیہ چندہ ہو گیا ہے۔ جو کہ ارسال خدمت کیا جاتا ہے۔ یہ چندہ آپ امریکہ جناب حضرت مفتی صاحب کو بھیجدیں۔ خواہ وہ اشاعت اسلام میں لگاویں یا جو رسالہ نکالنے والے ہیں۔ اس پر خرچ کریں۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ سب خواتین اپنے اپنے شہروں میں ضرور انجمن مستورات احمدیہ قائم کر کے مستورات جھنگ کی تقلید کریں گی۔ اور ہر جمعہ کو جلسہ کر کے قومی ضروریات کی آگاہی حضور پر نور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے خطبوں کے انمول موتیوں کے ذریعہ جو صرف مردوں کے دامنوں تک ہی رہتے ہیں۔ حاصل کریں گی۔ اور اگر باقاعدہ چندوں کا انتظام فرما دیں۔ تو اس سے ایک کافی رقم اشاعت اسلام کے لئے اکٹھی ہو جایا کریگی۔ میرا یقین بلکہ عین الیقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پوری ہوگی اور ضرور پوری ہوگی۔ اس وقت ہمارے چند پیسوں کی کچھ قدر و قیمت نہیں رہیگی۔ اے غریب احمدی قوم! اب وقت کو غنیمت جان۔ تیرے ہاتھوں مولا کریم کے فرشتے بہت بہت اہم اور مشکل کام سرانجام دلا رہے ہیں۔ لنڈن میں خانہ خدا بنانے کا سہرہ تیرے ہی سر ہے۔ ہمارے مبلغین کسی قبرستان کے مجاور نہیں نہ کسی غیر کے سہارے بیٹھے ہیں۔ بلکہ اسی مالک الملک خالق الکل کے سہارے پر آس لگائے بیٹھے ہیں۔ جس نے انہیں اپنے خاص دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے چن لیا ہے اے احمدی قوم! تیرے ہی فرزند یورپ۔ افریقہ۔ برما سیلون اور ماریشس۔ غرض دنیا کے گوشہ گوشہ میں بیٹھے دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ نصرت غیبی اور تائید الٰہی ان کے ساتھ ہے۔ ایک فرد واحد امریکہ جیسے سائنس کے دلدادہ اور متعصب ملک میں احمدیت کا پرچار کر رہا ہے۔ چنانچہ تھوڑے سے عرصہ میں تائید ربانی نے ان کو کامیاب کر دکھایا ہے۔ کئی نیک دل خدائے واحد کے پرستار ہو کر فخر انبیاء کی غلامی میں شامل ہو گئے ہیں۔ مکرم مجاہد عرصہ چار سال سے اپنے بال بچوں۔ وطن دیس سے جدا ہو کر حضرت مسیح کی سچی بیعت اور غلامی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنی بساط کے مطابق ان کی مدد کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم احمدیہ مستورات اپنی قوم کے مردوں سے بالکل پیچھے رہ جاویں۔ کیونکہ ایک لمحہ کی غفلت انسان کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے ؎

خواہم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

پیاری بہنو! ابھی سے کمر ہمت باندھو۔ ایثار صدق و اخلاص سے قدم آگے بڑھاؤ۔ تاکہ اپنے خدا و رسول مقبول اور مہدی آخر الزمان کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہو۔ آمین۔

بہنوں کی خادمہ

اہلیہ ملک کرم الٰہی۔ ضلعدار نہر از جھنگ۔ مگھیانہ

گائے کی ترقی نسل کا طریق

"دودھ کی قلت کا باعث ویدوں سے معلوم ہوگیا" اس عنوان پر مختصر سا مضمون پڑھنے کے بعد بعض احباب نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ کیا ویدک ایشور نے ویدوں میں یا ویدک رشیوں نے اپنی تصانیف میں کوئی ایسا طریق بھی بتلایا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے ملک میں گائیوں کی فراوانی ہو سکے۔

سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اس قسم کا نسخہ یا گُر خاص وید بھگوان سے تو باوجود بڑی سعی و جستجو کے ابھی تک نہیں مل سکا۔ ہاں ویدک دھرمیوں کی مستند اور واجب العمل کتاب منو دھرم شاستر سے ایک آسان اور سہل العمل نسخہ پراپت (دستیاب) ہوا ہے۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو مت والوں نے اگر اس پر کاربند ہونا پسند کیا تو بموجب فرمان منو جی مہاراج یقیناً سالوں میں نہیں مہینوں بلکہ دنوں میں ہی ملک کی حالت بہت کچھ سدھر جائیگی۔ اور وہ بھارت ورش جو کبھی جنت نشان تھا پھر اپنی اصلی شان و شوکت اور عزت و ثروت کو حاصل کریگا۔

منو جی مہاراج فرماتے ہیں:-

یہ شوشو کر کھڑ [illegible] انام گو جادی مرگ کیشی نام

چنڈال بکرا نام ہیر یہ ہمایونی مرچھتی ؟

منوسمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۵۳

(ترجمہ) برہم ہتھیا کرنے والا (براہمنوں کو اذیت دینے والا) کُتا۔ سور۔ گدھا۔ اونٹ۔ گائے۔ بکرا۔ ہرن۔ پرند چانڈال۔ پکس۔ ان کی جونوں میں جاتا ہے ؟

مطلب۔ یعنی جو شخص اس دنیا میں انسانی جون میں رہ کر براہمنوں کو اذیت دیگا۔ اس کے متعلق شری منوجی مہاراج فرماتے ہیں کہ وہ (موذی) اُصول تناسخ کے ماتحت اگلے جنم میں ضرور ہی گائے۔ بکرا وغیرہ بنے گا۔

پس ویدک دہرم کے معتقد ادراواگون کے ماننے والے اگر ہندوستان کی بہبودی و خوشحالی چاہتے ہیں۔ تو انہیں آج ہی اس نسخہ پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔

ہمارا فرض منصبی صرف اتنا ہی ہے کہ اپنے ہندو مستردوں کو ان طریقوں سے آگاہ کر دیں۔ جن کے ذریعہ ملک کی حالت بہتر سے بہتر ہو سکتی ہے۔ ان پر عمل کرنا یا نہ کرنا یہ ہندو دوستوں کے ارادہ و مرضی پر موقوف ہے۔ ہاں اگر کسی آریہ مستر کو ہمارے ترجمہ پر اعتبار نہ ہو۔ تو وہ منوسمرتی مترجم پنڈت راجارام صاحب صفحہ ۶۶۵ و ایضاً ہندی ترجمہ پنڈت آریہ منی صفحہ ۲۹ و ایضاً ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام صاحب سوامی صفحہ ۴۴۷ اور ترجمہ سوامی درشنانند صفحہ ۴۷۹ و آتمارام صاحب تیرتھا صفحہ ۴۴۲ وغیرہ خود دیکھ لے۔ انشاء اللہ سر مو تفاوت نہ پائیگا۔

فضل حسین احمدی۔ مہاجر قادیان۔

ایک غیر احمدی سے گفتگو

مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ

غیر احمدی:۔ مرزا صاحب (علیہ السلام) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کیا۔ اسکے مطابق ہُوا۔

خاکسار۔ بیشک اسی فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب جھوٹے۔ مفسد۔ دغاباز وغیرہ ثابت ہوئے۔

غیر احمدی:۔ یہ غلط ہے مرزا صاحب (علیہ السلام) کی یہ دُعا ہے کہ صادق کی حیات میں کاذب مرجیگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ ہیں۔ اور مرزا صاحب۔ فوت ہو گئے۔

خاکسار:۔ یہ نتیجہ اسوقت دُرست ہو گا۔ جب آپ یہ ثابت کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت اقدس کے اس پیش کردہ طریق فیصلہ کو قبول کیا اور انکار کر کے اس سے علیحدہ نہ ہو گئے۔

غیر احمدی۔ اگر یہی بات ہے تو مولوی ثناء اللہ جھوٹے مفسد۔ دغاباز وغیرہ کیسے ثابت ہوئے۔

خاکسار:۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی طریق فیصلہ میں جس کی سُرخی ہے "ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" مولوی ثناء اللہ کے لئے دوسری راہ بھی کھول دی تھی۔ اور بالکل اُسکی مرضی پر چھوڑ دیا تھا۔ کہ جو چاہو۔ لکھ دو۔ اسی اختیار و اجازت کی بناء پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت اقدس ؑ کے پیش کردہ طریق سے انکار کر کے اپنی علیحدگی ظاہر کر دی۔ یعنے اس کے ساتھ نہ ہوئے۔ اور طریق فیصلہ یہ لکھا کہ جھوٹے۔ مفسد و دغاباز وغیرہ کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ صادق مر جاتا ہے۔ کاذب زندہ رہتا ہے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کے اس بیان وطریق فیصلہ کا انکار نہیں کیا۔ اور بوجہ عدم انکار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ متفق رہے۔ علیحدہ نہ ہوئے۔ اسمیں چونکہ فریقین متفق تھے۔ اس لئے مطابق اسی تحریر کے "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" ہو گیا۔ اور مولوی موصوف جھوٹے۔ مفسد۔ دغاباز وغیرہ ثابت ہوئے۔

رسُول کریمؐ کے بعد نبی

غیر احمدی۔ اچھا۔ اس کو جانے دیجئے۔ حضرت محمد صلعم آخر الانبیاء و آنجناب کی اُمّت آخر الامم ہے۔ پھر مرزا صاحب نبی کیسے ہوئے۔

خاکسار۔ اس سوال کا آپ کو اسوقت تک حق نہیں ہے جب تک آپ یہ نہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی بشارت دی ہے۔

غیر احمدی:۔ آپ نے جواب نہ دے کر اور لفظ آخر سے ڈر کر بات کو دوسری طرف پھیر دیا۔

خاکسار:۔ ہم نے مذکورہ بالا وجہ کی بناء پر آپ کا اس سوال میں ناحق پر ہونا جب ثابت کر دیا۔ تو آپ اس سے ڈر کر اس کا جواب نہیں دینا چاہتے۔ اور لفظ آخر پر زور دیکر لفظی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اور ناحق ضد و تعصب کرتے ہیں۔

غیر احمدی:۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔

خاکسار:۔ لیجئے یہ قرآن مجید حاضر ہے۔ اس میں جو یہ آیات مبارکہ ہیں۔ ان کے معنے کیجئے۔ (ا) ما سمعنا بهذا في الملة الآخرة۔ ان هذا الا اختلاق (ب) ثم انشانا بعدها قوما آخرين۔

(A) ان میں لفظ آخر و آخرین موجود ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

(B) ہر ایک شئے کا بہ اعتبار پچھلوں کے اول و بہ اعتبار پہلوں کے آخر ہونا صحیح ہے یا غلط ؟

(C) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اول المومنین بھی فرمایا ہے۔ اب آپ یہ فرمایئے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اول المومنین بہ اعتبار پہلے مومنین کے ہیں یا پچھلوں کے؟

اللہ تعالےٰ کا نام ہو الآخر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہو الآخر کی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ کیونکہ صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہیں اب اگر آخر کے یہی معنے مراد لئے جائیں کہ اس کے بعد کچھ نہیں تو آریہ مہاشاؤں کی طرح آپ بھی یہ کہئے کہ رُوح و مادہ وغیرہ انادی ہیں۔ کیونکہ خدا ہو الآخر ہے اور حسب مفہوم آپکے آخر کے بعد کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ یعنی خدا پہلے اور روح و مادہ پیچھے نہیں۔ بلکہ ساتھ ساتھ ہیں۔

خاکسار محمد سعید الحسن مختار۔ پُورب سرائے۔ مونگھیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسکو بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسکو شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا ہے۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؂

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل عہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا عنہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی۔ و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اوّل عیہ فی تولہ۔

المشتہر۔۔۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اسلام کی پہلی کتاب ۱/۸

یہ کتاب جو احمدی لڑکوں اور عورتوں کے لئے ازحد مفید ثابت ہو کر کئی بار چھپی ہے۔ اب پھر چھاپی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور دلائل قرآن اور حدیث کے حوالوں سے درج ہیں۔ سوال و جواب آسان عبارت میں۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۵/

سکولوں اور کالجوں کے طلباء

اس رسالہ میں نوجوان طلباء کو زمانہ کے برے آثار اور عادات بد سے بچنے کی ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ہر ایک صاحب اولاد کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور نوجوانوں کیلئے واجب قیمت ۱/

انگریزی ترجمہ

اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک طالب علم انگریزی کا بولنا اور خط لکھنا۔ اور جواب مضمون لکھنا خود بخود سیکھ سکتا ہے۔ قیمت حصہ اوّل ۱/ دوئم ۱/

معیار حق
یا
سچے مذہب کی شناخت

اس رسالہ میں اسلام کو بوعدہ سو روپیہ انعام دوسرے مذاہب پر غالب کرکے دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۱/

پتہ۔ مذکورہ بالا کتب ماسٹر عبدالرحمٰن بی۔ اے قادیان سے مل سکتی ہیں

لاہور میں احمدی دوا خانہ ۱۸/۲۴
تازہ ولائتی مال آگیا

ہر قسم کے پٹنٹ ادویات مثلاً سکاٹ ایملشن فروٹ سالٹ۔ ایلن بیری۔ خالص مچھلی کا تیل تھرما میٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں۔ اور موزوں قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوائیں اسکے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں۔

عبدالجلیل رفیق مریضاں میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

ہمارا آقا صلعم ۱/

سیرت خاتم النبیین صلعم

حصہ اوّل طیار ہو گیا ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سوانحعمری آنحضرت صلعم جو "ہمارا آقا صلعم" کے نام سے شروع ۱۹۱۹ء سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کے اردو ایڈیشن میں شائع ہو رہی ہے۔ اس کا پہلا حصہ جو ہجرت تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ بعد حتی الوسع پوری پوری نظر ثانی کے کتابی صورت میں طبع کرا دیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ کتاب دو چار روز تک چھپ کر بالکل تیار ہو جائے گی۔ کتاب کا نام سیرت خاتم النبیین صلعم حصہ اوّل رکھا گیا ہے۔ کل صفحات اصل کتاب کے دو سو چھپن ہیں۔ سائز ۲۰×۲۶ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ حتی الوسع بہت عمدہ ہیں۔ عرب کا نقشہ بھی ساتھ لگایا گیا ہے۔ قیمت درجہ اوّل تین روپے۔ اور درجہ دوم دو روپے چار آنہ ہے۔ اخراجات وی پی وغیرہ اس کے علاوہ ہونگے شائقین جلد اپنی اپنی درخواستیں دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان میں بھجوا دیں فقط

خاکسار شیر علی عفی عنہ

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

اصلی اور خالص موم میائی ۱/

یہ موم میائی ہر قسم کے دماغی اور بدنی کمزوریوں ۔۔۔ کیلئے تریاق اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضاء رئیسہ اور مولد خون ۔۔۔ ہے حلق سے اترتے ہی خون بن جانا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ ضعف گردہ و مثانہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ چوٹ لگنے پر چاول بھر کھانا درد کو فوراً دور کر دیتا ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی کیلئے مفید ہے۔ بوڑھوں کیلئے عصائے پیری ہے۔ وکیلوں بیرسٹروں اور طالبعلموں کیلئے اکسیر نایاب اور ۔۔۔ بچہ بوڑھا سب کیلئے اور ہر موسم میں بلا مبالغہ مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۔۔۔ محصولڈاک ۵/ ۔۔۔ کا پتہ۔ حکیم مرزا عنایت اللہ خاں حیرت امرتسر (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میونسپلٹی میں قانون مجالس منحویانہ
پنجاب گزٹ کے غیر معمولی پرچہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب نے امرت سر میونسپلٹی کو قانون مجالس معویانہ سے مستثنیٰ کئے جانے کا حکم ۸ نومبر سے منسوخ کر دیا۔ اب امرت سر میونسپلٹی میں اس قانون کا نفاذ ہو گیا ہے ؛

ایک سکھ ایڈیٹر کی گرفتاری
سردار منگل سنگھ ایڈیٹر سکھ روزانہ اخبار اکالی کو لاہور میں ۹۔ نومبر کو گرفتار کیا گیا۔ اور ان کا مقدمہ دفعات ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف مجموعہ ضابطہ تعزیرات ہند کے ماتحت سماعت کیا جائیگا ؛

دختر چیف کمشنر کی شادی
سر ہملٹن گرانٹ کی دختر کی شادی گذشتہ دوشنبہ کو میجر اوڈی کمانڈر لمنڈ ملیشیا کے ساتھ ہوئی۔ علاوہ اور یورپین ہندوستانی مہمانوں کے ہز ہائنس مہتر چترال نے بھی شرکت کی تھی ؛

بھوپال میں سیاسی جلسوں کی بندش
نامہ نگار سیاست کا بیان ہے کہ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنی ریاست میں تمام سیاسی اجلاسوں کا انعقاد بند کر دیا ؛

مدراس کے ایک مسلمان کا دعویٰ
مدراس کے ایک مسلمان سعد اللہ بادشاہ نے ۹ اصحاب کو نوٹس دیا ہے۔ کہ ان کی تقریروں کے باعث ولایتی مال کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے انہیں اپنی دوکان مجبوراً بند کرنی پڑی۔ جس سے ان کو ایک لاکھ روپیہ نقصان ہوا وہ اس نقصان کو پورا کریں۔ ورنہ عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائیگا ؛

ہندوستان کے اسسٹنٹ سب سرجنوں کا جلسہ
ہندوستان کے سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ایسوسی ایشن کی شاخ صوبہ متحدہ کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۴۔ ۱۵ دسمبر کو علیگڈھ میں ہوگا ؛

مسٹر محمد علی اور موالات
علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ کا بیان ہے۔ کہ مسٹر محمد علی پرنسپل آزاد مسلم یونیورسٹی نے باوجود ترک موالات کے سرگرم واعظ ہونے کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علیگڈھ کی دعوت چائے قبول کی اور ان کے بنگلہ پر جا کر پی ؛

ووٹروں کے حق میں مداخلت کرنیوالے کو سزا
مسٹر ہیلی فینکس کمشنر اصلاحات کی طرف سے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ جدید کونسلوں کے لئے جس قدر انتخاب کنندگان درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ نے انہیں اس لئے حق دیا ہے۔ کہ ملک کی حکومت میں ان کی نیابت ہو۔ اس حق کے آزادانہ استعمال میں جو کوئی مداخلت یا مداخلت کی کوشش کریگا وہ مجرم ہے۔ اسے قید اور جرمانہ کی سزا دی جائیگی ؛

آرمینیا سے پناہ گزیں یہودی بمبئی میں
بمبئی ۱۱۔ نومبر آرمینیا سے پناہ گزیں یہود کا دوسرا قافلہ بمبئی پہنچا ہے جس میں ۱۱۲۔ ارمنی یہودی اور ۱۸۵ ایرانی یہودی ہیں۔ یہودیوں کی مقامی ایسوسی ایشن افسران فلسطین سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ کہ ان پناہ گزینوں کو وہاں بھیجا جا سکتا ہے یا نہیں ؛

ڈی۔ اے۔ وی کالج کی توسیع
کمیٹی منتظمہ ڈی۔ اے۔ وی کالج سوسائٹی نے کی سرپرستی میں موجودہ کالج اور سکول کے ساتھ ساتھ تجارتی صنعتی اور حرفتی شعبے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان شعبوں کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ ہوگا ؛

عورتوں کی آزاد یونیورسٹی کیلئے عطیہ
ٹریبیون کا بیان ہے۔ کہ میجر گنپت رائے آئی ایم۔ ایس نے لالہ ہنسراج کو تار دیا ہے۔ کہ اپنی بیوی اور دو لڑکیوں کی طرف سے پنجاب میں عورتوں کیلئے آپ کی آزاد قومی یونیورسٹی کے لئے بیس ہزار روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں ؛

ڈائر کی کاروائی پر اظہار پسندیدگی
کلکتہ ۸۔ نومبر یورپین ایسوسی ایشن کی شاخ کلکتہ کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا گیا۔ کہ ڈائر نے جلیانوالہ باغ میں جو کاروائی کی ہم اس پر اظہار پسندیدگی کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آئیندہ بھی ہمارے فوجی افسران یہی کیا کرینگے ؛

مولوی عبد اللہ ٹونکی کا انتقال
مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کا ۷ نومبر کو بھوپال میں انتقال ہو گیا ؛

عازمان اٹلی کو اطلاع
عام اطلاع کے لئے اٹلی کے قنصل متعینہ بمبئی نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ جو لوگ اٹلی کے راستہ سے گزرنا چاہیں انہیں قنصل کے دفتر میں بذات خود حاضر ہونا چاہیئے۔ اور دو کاپیاں اپنے فوٹو کی غیر چسپاں شدہ بھی اپنے ہمراہ لانا چاہیئے ؛

محصول کی آمدنی
کلکتہ ۱۱۔ نومبر۔ ہندوستان کے بحری اور بری محصول سے (نمک کا محصول نکال کر) اپریل تا اکتوبر ۱۹۲۰ء سات ماہ کے عرصہ میں ۸ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی۔ گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۱۰ کروڑ ۹۲ لاکھ آمدنی ہوئی تھی ؛

جعلی نوٹ بنانیوالوں کی گرفتاری
کلکتہ ۱۰ نومبر کلکتہ کی پولیس نے پانچ اشخاص کو جعلی نوٹ استعمال کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ یہ اشخاص دوکانداروں سے تھوڑی تھوڑی قیمت کا سودا خرید کر ان کو ۵۰ روپیہ کا جعلی نوٹ دیتے تھے۔ اور باقی روپیہ ان سے لے لیتے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ نوٹ دراصل ۱۰ روپیہ کے ہیں۔ اور ان کو جعلی طریق پر ۵۰ روپیہ کا بنا لیا گیا ہے ؛

پنجاب کونسل کی ۹۴ نشستوں کے لئے ۲۷۸ امیدوار
پنجاب کی قانونی کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی کی نشستوں کے لئے ساری امیدواروں کے نام موصول ہو چکے ہیں۔ اور انہیں مرتب کر لیا گیا ہے۔ ان اعداد کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی کی عام نشستوں میں سے ۳ غیر مسلم نشستوں کیلئے ۱۲۔ امیدوار ہیں۔ اور چھ مسلم نشستوں کیلئے ۱۵ امیدوار جن میں سے ایک بلا مقابلہ ہے۔ لیکن امیدواروں کی سب سے زیادہ کثرت سکھ امیدواروں کی ہے۔ جن کی دو نشستیں ہیں اور ۳۰ امیدوار ہیں۔ اراضی داران پنجاب کی ایک نشست کیلئے صرف ایک امیدوار ہے۔ گویا کل ۱۲ نشستیں ہیں اور ۳۲ امیدوار ہیں ؛

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لارڈ مئیر کی موت کا اثر (لنڈن - ۱۰- نومبر) مئیر آف کارک کی وفات کے بعد ہفتہ مختتمہ ۶ر نومبر ۱۹ مقامات پر فساد ہوا۔ اس سے پہلے ہفتہ ۶۹ مقام پر فساد ہوا تھا۔ ۹ بیرکوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور ڈاک پر ۴۲ ڈاکے ڈالے گئے۔ تیرہ پولیس مین اور سپاہی ہلاک ہوئے۔ یکم نومبر سے ۱۶۸ پولیس مین اور سپاہی ہلاک اور ۳۰۸ پولیس مین اور سپاہی زخمی ہوئے۔

ریلیں بند ہو جائینگی آئرلینڈ میں ہفتہ رواں میں ان لوگوں کی برخاستگی کے باعث جو گورنمنٹ فوجوں وغیرہ کے لیجانے سے انکار کرتے ہیں تقریباً تمام ریلوں سے آمدورفت بند ہو جائیگی۔ صرف گرینڈرن ریلوے جاری رہیگی۔ ملازمان ریلوے نے آخر دم تک ضد پر اڑے رہنے کا ارادہ کرلیا ہے ٭

ایک آئرش ممبر کی گرفتاری مسٹر سیلوتی ممبر پارلیمنٹ جس نے ایک تقریر میں یہ کہا تھا کہ مسٹر چرچل اور لارڈ کرزن کو پھانسی دینے سے آئرش ابتدا کرینگے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

انتقامی کارروائی بیلی براک میں کانسٹبلوں پر حملے کے انتقام کے طور پر فارم ہاؤسوں گھاس کے گوداموں اور گائیوں کے باڑوں میں آگ لگادی۔

ایک اخبار کے دفتر پر دھاوا خاکی وردیاں پہنے ہوئے لوگوں نے اخبار فریمنز جرنل کے دفتر پر دھاوا کیا۔ اور کلوں وغیرہ کو تباہ کر ڈالا۔

عراق عرب

شورش کے دبانے میں عرب سپاہیوں کا استعمال لنڈن ۱۰- نومبر۔ دیوان عام میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ عراق عرب میں جو تازہ شورش ہوئی ہے۔ اس میں عرب سپاہیوں سے بھی کام لیا گیا۔ اور جن عرب سپاہیوں نے شہر آبان کی حفاظت کی تھی۔ ان کی بہادری کی بہت تعریف کی ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ تھی کہ ان سپاہیوں کے ذریعہ عراق عرب میں امن قائم رکھے۔ اور اس بات کا یقین دلایا کہ جو سپاہی قتل یا ناکارہ ہو گئے ہیں ان کی بیواؤں اور جن کے گذارہ کے وہ کفیل تھے۔ ان کو معاوضہ دیئے جانے کے سوال پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا۔

عرب کے شدید حملے سرکاری بیان ہے کہ تحتانی فرات میں ایک دستہ کی خضر کے نزدیک عربوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ہماری پیدل سپاہ نے ہوائی جہاز کی مدد سے پیچھے ہٹا دیا۔ دو آدمی ہلاک بیس زخمی ہوئے۔

عربوں نے بیس ہزار روپیہ چھین لیا طہران سے آنیوالی ۱۹ گاڑیوں پر عربوں نے حملہ کر کے بیس ہزار روپیہ چھین لیا۔

متفرق خبریں

بحیرہ اسود کی بندرگاہوں کی ناکہ بندی واشنگٹن ۱۰ر نومبر سیکرٹری آف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے کہ اضلاع متحدہ امریکہ نے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ بحیرہ اسود کے بندرگاہوں کی ناکہ بندی کرنے میں برطانیہ اور فرانس کے شریک ہوگا۔ اس کا بیان ہے کہ امریکہ سویٹ روس سے چونکہ برسر جنگ نہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس ناکہ بندی میں شرکت کرے ۔

ڈیوک آف کناٹ کی روانگی لنڈن ۹ر نومبر۔ ڈیوک آف کناٹ ۱۸ر دسمبر کو ہندوستان کو روانہ ہونگے ٭

ارمنوں کی پسپائی قسطنطنیہ - ۱۰ر نومبر۔ ارمنی فوج کا بقیہ حصہ جبیل گوکچا کے نزدیک نووبایزید کی طرف پسپا ہو رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ارمنی گورنمنٹ صلح کی طالب ہے۔ مگر کمال پاشا کی افواج کا کمانڈر انچیف تمام اسلحہ کی حوالگی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

قحط چین لنڈن ۹- نومبر۔ چین میں قحط نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ پانچ صوبجات میں ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ آدمی قحط سے تکلیف میں ہیں۔ جنمیں سے ایک کروڑ چالیس لاکھ آدمی بھوکوں مر رہے ہیں۔ نئی فصل کی تیاری تک قحط زدہ آبادی کی خوراک کے لئے پچاس کروڑ پونڈ درکار ہیں۔ چین کا باقی حصہ اچھی حالت میں ہے۔ مگر وہ مصیبت زدہ لوگوں کی کوئی امداد نہیں کرتا۔ لوگ پودوں کے پتے جڑیں اور چھال کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ اور ملکی لٹیروں کی کثرت نے حالت کو اور بھی نازک کر دیا ہے۔

سابق شاہ بویریا کا انتقال لنڈن ۸ر نومبر۔ پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ سابق شاہ بویریا کا بمقام بیسل انتقال ہو گیا۔

نامعلوم سپاہی کے دفن میں ہندوستان کا حصہ فرانس میں جنگ میں مرنیوالے ایک نامعلوم سپاہی کی لاش لنڈن میں لاکر دفن کی جائے گی۔ اس لاش کے ہمراہ فرانس سے تین معزز ہندوستانی ہونگے۔ اور چھ ہندوستانی شہزادے ہونگے۔

فیوم اٹلی سے آزاد ہو گیا لنڈن ۱۱ر نومبر۔ ایک مدت سے بحیرہ ایڈریاٹک کا جو جھگڑا چلا آتا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ بقول ٹائمز سنتا مارگھریٹا اور فیوم آزاد رہینگے۔ البتہ ٹرسٹو ریل الحاق اٹلی رہیگا۔ زارا کو حق خود انتظامی دیا گیا ہے۔ لیکن سیادت اٹلی کی رہیگی۔ اور اٹلی کو فیوم کے بیرونی جزائر دے گئے ہیں ٭

ٹرکی کے حصے بخرے واشنگٹن ۷ر نومبر۔ برطانیہ اٹلی اور فرانس کے درمیان ٹرکی کے مختلف حصوں پر علیحدہ علیحدہ اثر رکھنے کے متعلق جو عہدنامہ ہوا ہے۔ اگرچہ امریکہ نے سرکاری طور پر ابھی اس کے خلاف اعتراض نہیں کیا۔ لیکن ارکان حکومت کا خیال ہے کہ اعتراض کیا جائیگا۔

گورنمنٹ ترکی اور مصطفٰے کمال پاشا قسطنطنیہ ۷ر نومبر۔ اتحادیوں کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ عہدنامہ ٹرکی کی تصدیق بہت جلد کی جائے گورنمنٹ ٹرکی نے لکھا ہے کہ اگر جلد تصدیق کرنے پر زور دیا گیا تو گورنمنٹ ٹرکی اور مصطفٰے کمال پاشا کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہو سکیگا۔

عساکر افغانیہ اور آفریدی انگلشمین کا بیان ہے کہ افغانی فوج جنرل نادر خان کے زیر کمان جلال آباد آرہی ہے ایک گروہ عظیم نے جو غالباً آفریدیوں پر مشتمل تھا۔ چھاونی

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)